# علیؓ اور فاطمہؓ کے نکاح کے حوالے سے مار گولیتھ کے شکوک وشبہات کا تحقیقی جائزہ

# A research about Margoliouth's reservations concerning the marriage of Alī (R.A) and Fātimah (R.A)

**Dr. Aliya Shah**
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Malakand
Email: aliya91077@gmail.com

*ISSN (P):2708-6577*
*ISSN (E):2709-6157*

***Abstract***

*It is a fact that in every era Non-Muslims cannot defeat Muslims in the field of battle, that's why they wish to defeat Muslims in the field of belief and credence. In order to make their struggle fruitful and profitable orientalists try their best to justify their position with unjustifiable and untenable analysis. Orientalists want to smudge and tarnish the image of Muhammad (s.a.w) with their intentions. In the list of many biased and unfair orientalists David SamualMargoliouth is one of them. Whenever he picked up a pen , he raised it against Islam, Quran, Hadith, seerathunnabhi and even against his (Muhammad's) companions. Like many more allegations Margoliouth has also some issues regarding "matrimony of Hazrat Ali (R.A) and Hazrat Fatima (R.A).He have words that Fatima (R.A) was not happy in the environment of her father's home because of Muhammad's Heram so she married Ali R.A. The protection of Muslim youngsters, intellectuals and less aware Muslims are the responsibility of Muslims Scholars from the simulated and grimy views of the orientalists. Therefore this article is concern allegations of D.S.Margoliouth on the "matrimony of Ali (R.A) and Fatima (R.A) and conclude that he is failed to maintain his impartiality in the description of his ill will.*

***Key words**: D.S.Margoliouth, allegations, matrimony of Ali (R.A) and Fatima (R.A)*

## تعارف

صلیبی جنگوں کے بعد سے یہ بات مسلمانوں اور غیر مسلموں میں مشہور ہے کہ مسلمان کو جنگ کے میدان میں ہرانا ممکن نہیں ہے اس لئے مستشرقین نے یہ فارمولا بنایا کہ یقین وایمان کی دنیا میں ان کو ورغلا کر، شکوک وشبہات میں مبتلا کر کے ، مذہب اسلام سے لوگوں کو متنفر کرنا اور مسلمان نوجوان نسل کو متزلزل کرنا ہے۔ اپنی اس جدوجہد کو بارآور بنانے کے لئے مستشرقین بے جا اور بے موقع استدلال سے اپنے موقف کو صحیح ثابت کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتے ہیں۔ قرآن، حدیث، فقہ، سیرۃ النبی ﷺ اور یہاں تک کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی نہیں چھوڑا۔ انہوں نے علیؓ اور فاطمہؓ کی شادی کے حوالے سے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اوراس ضمن میں مسلمہ حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔ مستشرقین کی اس لمبی فہرست میں ایک برٹش مستشرق ڈی۔ ایس۔ مار گولیتھ بھی ہے۔ جنہوں نے جب بھی قلم اٹھایا اسلام کے خلاف ہی اٹھایا۔ "مار گولیتھ 1858ء کو انگلستان میں پیدا ہوئے اور مذہبِ عیسائیت کی خدمت کرتے ہوئے 1940ء کو فوت ہوئے۔

مار گولیتھ پیدائشی عیسائی تھا ان کے چچانے یہودیت چھوڑ کر عیسائت قبول کرلی تھی۔ تیرہ سال تک عربی ممالک میں رہے۔ عربی میں کافی مہارت رکھتے تھے انہی وجوہات کی بناپر موصوف oxford university میں عربی پڑھاتے تھے"۔ [1]

ذیل میں ان کے خیالات کا ایک تحقیقی اور ناقدانہ جائزہ پیشِ خدمت ہے۔

"The marriage of Ali and Fatima ……………………probably too desired by Fatima herself, whom the additions of her father's harem vexed" (2)

علیؓ اور فاطمہؓ کی شادی۔۔۔۔شائد (اس شادی) میں فاطمہؓ کی خواہش تھی، جو باپ (محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کے حرم (متعدد عورتیں) میں زیادتی سے پریشان تھی۔

مستشرقین کا ایک محبوب مشغلہ ہے کہ مذہب اسلام کے بارے میں شکوک وشبہات پھیلانے کے غرض سے، ایک تیر سے دو شکار کرتے ہیں۔ پہلی بات یہ کہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ذات مبارکہ کو، متعدد شادیوں سے مجروح کرنے کی کوشش کی اور دوسرا یہ کہ ان شادیوں سے گھر کا ماحول خوشگوار نہیں تھا اس لئے اس ماحول سے تنگ آکر فاطمہؓ نے علیؓ سے شادی کی۔

پہلے اس بات پر روشنی ڈالنی ضروری ہے کہ فاطمہؓ کے نکاح کے وقت آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی نکاح میں امہات المومنین کی تعداد کتنی تھی۔

**فاطمہؓ کا نکاح:** "فاطمہؓ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سب سے چھوٹی بیٹی اور آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان سے بے حد محبت کرتے تھے۔ فاطمہؓ بعثت سے کچھ ہی عرصہ قبل پیدا ہوئیں۔ عائشہؓ کے ساتھ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے نکاح کے چار ماہ بعد محرم 2 ہجری میں علیؓ سے ہوئی۔ طبقات ابن سعد میں فاطمہؓ کی شادی بدر کے فوراً بعد ہوئی" (3)

**نکاح کے وقت نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی زوجیت میں امہات المومنین کی تعداد:** "آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے نکاح کے حوالے سے مستشرقین نے ہمیشہ ہتک امیز الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مستشرقین نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ساکھ خراب کرنا چاہتے ہیں، لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دنیا کے پہلے انسان نہیں کہ انہوں نے بہت ساری شادیاں کی بلکہ متعدد انبیاء کرام صفحہ ہستی پر ایسے گزرے ہیں جنہوں نے ایک سے زیادہ شادیاں کی ہے۔ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے متعدد نکاحوں کے اپنے اپنے وجوہات تھے۔ اہم چیز یہ ہے کہ یہ نکاح 3 ہجری سے لے کر 7 ہجری تک نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کئے ہیں۔ اب اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ جس وقت فاطمہؓ کا نکاح علیؓ سے ہو رہا تھا اس وقت آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے نکاح میں صرف دو بیویاں تھی"۔

**آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے نکاح:** "آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی شادیاں 55 سے 59 برس کے بیچ میں ہوئی ہیں اور جن عورتوں سے ہوئی ہیں وہ بھی بیوہ عورتیں تھیں۔ جو زندگی کے اتار چڑھاؤ سے اچھی طرح واقف تھیں۔ پیار ومحبت سے رہنا، زندگی کے اولین مقاصد میں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت کو اولین ترجیح دینا ماحول کو ساز گار بنانا، اور خاص طور پر سوتن کا سوتن کے ساتھ رہنا، یہ اصول، امت مسلمہ کی خواتین، امہات المومنین سے سیکھتیں ہیں۔ امہات المومنین کا آپس میں تعلق جتنا شاندار تھا اس کی نظیر تو سگی بہنوں میں بھی نہیں ملتی۔ امہات المومؤمنین کے گھروں میں کتاب وحکمت کا خوب پرچار ہوتا تھا اور اس کی برکت سے ان کی زندگی روشن سے روشن تر ہوتی جاتی تھی۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی نگہداشت وتربیت کے فیض وکرم سے ان کی سیرت عظمت کی بلدیوں کو چھوتی تھی۔ ان کے کدورتوں سے پاک اور زبانیں بے اعتدالی سے دور اور شہید کی طرح شیریں ہوا کرتی تھی"۔

**امہات المومنین کی قربت،** دوستی کی اعلیٰ صورت اختیار کر چکی تھی، اس قربت میں ہر وقت سچی لگن، بے لوث رفاقت اور حقیقی خیر خواہی کے مناظر دیکھنے میں ملتے ہیں۔ امہات المومنین کا تعلق دوستی کے لحاظ سے بہت گہرا تھا۔ ایک دوسرے کے غمگسار اور راز دار ہوا کرتی تھیں۔ جب بھی امہات المومنین آپس میں ایک دوسرے کا ذکر کرتی تھیں تو صواَجبی کا لفظ استعمال کرتی تھیں۔ اس کا مطلب ہوا کہ میری سہلیاں۔ مولاقاتیں چلتی رہتیں کبھی آپس میں، کبھی رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ۔ ان کا کوئی مسئلہ ہوتا تو پہلے آپس میں بات کرتیں پھر کسی

ایک کا انتخاب کر کے نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجتیں تھیں۔ ایک بار ام سلمہؓ کو اپنا نمائندہ بنا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تھا تو کچھ اس طرح سے وہ نبی کریم ﷺ سے مخاطب ہوتی ہیں: " كَلَّمَنِي صَوَاحِبِي أَنْ أُكَلِّمَ رَسُولَ اللَّهِ"([4])ترجمہ: "میری سہلیوں نے مجھ سے کہا کہ میں اللہ کے رسول ﷺ سے بات کروں"۔

امہات المومنین میں سے جس کے حجرے میں نبی کریم ﷺ کی رات گزارنے کی بھاری ہوتی وہی پر شام کو نشست لگتی تھی۔ امام مسلم کچھ اس طرح سے اس بات کو روایت کرتے ہیں: " فكن يجتمعن كل ليلة في بيت التي يأتيها "([5])" نبی کریم ﷺ جہاں ہوتے وہاں امہات المومنین شام کو جمع ہوتیں۔" اب سوتن کا سوتن کے ساتھ تعلق تو عام معاشرے کے حساب سے کچھ اس طرح ہے کہ ایک دوسرے کو برداشت کرنا آسان نہیں ہے لیکن امام نوویؒ کہتے ہیں کہ یہ عام خلوص، عام محبت نہیں تھی بلکہ وہ کچھ یوں بیان کرتے ہیں: " وهذا الاجتماع كان برضاهن"([6])" یہ اجتماع امہات المومنین کی باہمی رضامندی سے ہوتی ہیں"۔

جب امہات المومنین میں سے کسی نئی رکن کا اضافہ ہوتا تو سب اس کا گرم جوشی سے استقبال کرتیں اور اچھے جذبات اور نیک تمناؤں کا اظہار کرتیں۔ زینب بنت جحش آپ ﷺ کے نکاح میں آتی ہیں نان گوشت کا ولیمہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ امہات المنین کے حجروں میں باری باری تشریف لے گئے سب نے کچھ ایسے الفاظ کا استعمال کیا: " بارك الله لك([7])

سب نے خیر و برکت کی دعائیں دی۔

مار گولیتھ کی غلط فہمی اور بد دماغی اس دلیل سے اور زیادہ خوبی سے دور ہو سکتی ہے کہ امہات المومنین کا آپس میں جس کشادہ ظرفی کا عالم تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ آپس میں اپنے کسی بھی حق سے دستبردار ہو سکتی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ کے لئے مشکل ہو گیا کہ باری باری سب کے یہاں گزاریں، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے سب سے اجازت لی کہ آپ ﷺ کی تیمارداری عائشہؓ کے یہاں ہو۔ تو امہات المنین سب خوشی سے رضامندی کا اظہار کرتی ہیں۔ یہ حقیقت امام بخاری کچھ یوں قلم بند کرتے ہیں: " حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي-------الخ([8])" عائشہ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور ان کی تکلیف بڑھ گئی تو اپنی بیویوں سے اجازت چاہی کہ بیماری میں، آنحضرت ﷺ ان کے گھر میں رہیں، تو سب نے اجازت دے دی۔۔۔"

اس واقعے سے ازدواج مطہرات میں کوئی ناراضگی پیدا نہیں ہوئی بلکہ سب حاضر خدمت رہتی مل جل کر سارے فرائض کی سرانجام دہی میں حصہ لیتیں۔ یہ روایت کچھ اس طرح سے قلم بند ہے: " حدثنا موسى عن أبي عوانة حدثنا فراس عن عامر عن مسروق حدثتني عائشة أم المؤمنين قالت: إنا كنا أزواج النبي صلى الله عليه و سلم عنده جميعا لم تغادر منا واحدة۔۔۔"([9])

ترجمہ: "ہم اللہ کے نبی ﷺ کی بیویاں سب ان کے پاس تھیں، ہم میں سے ایک بھی وہاں سے ہٹی نہیں تھیں۔"

ازواج مطہرات ایک دوسرے کو تحفے تحائف بھی ایک دوسرے کو بھیجا کرتی تھیں کسی کے گھر کوئی لذیذ چیز تیار ہوتی تھی تو ایک دوسرے کو بڑے خلوص سے بھیجا کرتی تھیں۔ اس بے مثال رفاقت اور دوستی کو سنن ابن ماجہ میں کچھ اس طرح سے قلم بند کیا گیا ہے: "أنس بن مالك يقول :كن أزواج النبي ﷺ يتهادين الجراد على الاطباق"([10])امہات المومنین ایک دوسری کو بھیجتی جو بھی پکاتی تھی۔

امہات المومنین کی آپس میں اس قدر محبت، رازداری، غم خواری تھی کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ ان میں سے کسی ایک ناراض ہوتے تو دوسری اس پر خوش ہونے کے بجائے آنحضرت ﷺ کی ناراضگی دور کرتیں تھیں۔ اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت صفیہؓ سے متعلق احادیث کی کتابوں میں قلم بند ہے جو کچھ اس طرح سے ہے: "ایک بار نبی کریم ﷺ صفیہؓ سے ناراض ہوئے اس دن صفیہؓ کے ہاں نبی کریم ﷺ کی باری تھی صفیہؓ عائشہؓ کے پاس آئیں اور کہا کہ میری آج کی باری تم لے لو اور میرے سلسلے میں آنحضرت ﷺ کی ناراضگی دور کرنے کی کوشش کرو، عائشہؓ تیار ہوگئیں۔ صفیہؓ کی اڑھنی اڑھی اوور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گئیں۔ آپ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا: تم یہاں سے جاؤ آج تمہاری باری نہیں ہے۔ عائشہؓ نے کہا! یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے اور پھر پوری بات بتادی۔ تو اللہ کے رسول ﷺ کی ناراضگی دور ہوگئی اور صفیہؓ سے راضی بھی ہوئے "([11])

امہات المومنین میں آپس میں بغض وعداوت نام کی کوئی چیز کبھی نہیں ابری، چاہے حالات جیسے بھی رخ اختیار کرتے۔ آپس میں مقابلہ ہوتا تھا لیکن وہ کچھ اس طرح ہوتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کس کو سبقت حاصل ہو۔ اس مسابقت کے اس قدر اونچے جذبے میں جہاں منافرت اور رقابت کے بیج جذبات کے ابھرنے کی کوئی جگہ نہیں تھی۔

ایک نازک موقع پر نبی کریم ﷺ نے زینب بنت جحش سے دریافت کیا! الفاظ کچھ ایسے تھے: " **وكان رسول الله صلى الله عليه و سلم سأل زينب بنت جحش عن أمري فقال لزينب ماذا علمت أو رأيت فقالت يا رسول الله أحمي سمعي وبصري والله ما علمت إلا خيرا**"([12]) عائشہؓ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا: میری سماعت وبصارت نے خیر ہی محسوس کیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے عائشہؓ کے اندر بھلائی بھلائی دیکھی ہے اور بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا"۔

امام مسلم، صحیح مسلم میں ذکر کرتے ہیں جو کچھ اس طرح سے ہے: جس میں عائشہؓ بھی زینبؓ کے بارے میں بہترین الفاظ کا چناؤ کر کے ان کو یاد کرتی ہیں: " **التي كانت تساميني منهن في المنزلة عند رسول الله صلى الله عليه و سلم ولم أر امرأة قط خيرا في الدين من زينب وأتقى لله وأصدق حديثا وأوصل للرحم وأعظم صدقة وأشد ابتذالا لنفسها في العمل الذي تصدق به وتقرب به إلى الله تعالى**"([13]) "میں نے دینداری میں، خداترسی میں، صاف گوئی میں، صلہ رحمی میں، صدقہ وخیرات اور اللہ سے قریب ہونے کی خاطر خود کو فنا کر دینے میں زینبؓ سے بڑھ کر کوئی خاتون نہیں پائی"۔

سوتن کے لئے سوتن کو برداشت کرنا آسان کام نہیں ہے لیکن امہات المومنین کی تربیت نبی کریم ﷺ کرتے ہیں جن کو دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشی ورضا عزیز تھیں۔ نہ امہات المومنین میں کوئی ایسی برائی تھی نہ انہوں نے ٹوہ لگا کر ڈھونڈنی چاہی تھیں۔ جب بھی ضرورت ہوتی تو امہات المومنین ایک دوسرے کی نیکیوں کا بہت خوشی سے اعتراف کرتی تھیں۔ وجہ یہ تھیں کہ امہات المومنین اخلاق کی اعلیٰ بلندیوں پر فائز تھیں۔

ایسی مثالوں سے سیرت وحدیث کی کتابیں بھری پڑھی ہیں۔ اسی طرح سے جویریہؓ کے بارے میں عائشہؓ کچھ یوں فرماتیں ہیں: " **فما رأينا امرأة كانت أعظم بركة على قومها منها أعتق في سببها مائة أهل بيت من بني المصطلق**" ([14]) "جویریہؓ سے بڑھ کر بابرکت عورت ہم نے نہیں دیکھی، ان کی خاطر بنو مصطلق کے سو خاندان آزاد کر دیے تھے"۔

امہات المومنین میں سودہ اور عائشہؓ کا ساتھ زیادہ پرانا تھا۔ عام عورتوں کے جو جذبات ہوتے ہیں ان کا معاملہ مختلف تھا۔ ان دونوں کے اخلاق، جذبات، ہر چیز پر احکام اللہ اور رضا رسول ﷺ مقدم ہوا کرتی تھی۔ دیرپا رفاقت قدر شناسی کو اور زیادہ بڑھاتی ہے نہ کہ کم کرتی

ہے۔ اور امہات المومنین کی طرح عائشہؓ، سودہؓ کی بھی تعریف بڑی فراخ دلی سے کرتی ہے۔ الفاظ کچھ یوں استعمال کرتی ہیں: "ما رأيت امرأة أحب إلى أن أكون في مسلاخها من سودة بنت زمعة من امرأة فيها حدة" [15] "سخت مزاج عورتوں میں، اگر کسی کے جیسے بننے کی خواہش میرے دل میں ہے تو وہ سودہ ہیں ان کی جیسی اچھی تیز مزاج عورت میں نے نہیں دیکھیں۔"

ازدواج مطہرات کی کوشش تو یہی رہتی تھیں کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہیں اور مسلم خواتین کے لئے بہترین نمونہ قائم کریں اور وہ اس کوشش میں ہر طرح سے کامیاب تھیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ ہمیشہ اس خیال میں ہوتی تھی کہ انجانے میں کہیں ایک دوسرے کے دل کو تو نہیں دکھایا۔ اسی طرح کا ایک واقع سیرت کی کتاب، طبقات ابن سعد میں محفوظ ہے کہ امِ حبیبہؓ کا جب آخری وقت ہوا تو انہوں نے عائشہؓ کو بلوایا، اور ان کہا! ہو سکتا ہے کہ انجانے میں، میں نے کبھی آپ کی دل آزاری کی ہو یا کوئی ایسی بات ہو گئی ہو جو سوتنوں کے درمیان ہو جاتی ہے اللہ ہم دونوں کو معاف کر دیں عائشہؓ نے بھی مثبت جواب دیا۔ اس جواب کو سن کر وہ بولی! عائشہؓ تم نے مجھے خوش کر دیا، اللہ تمہیں خوش کرے " سرد تني سرك الله" اس کے بعد انہوں نے امِ سلمہ کو بلایا اور ان کے سامنے بھی ایسے ہی جذبات کا اظہار کیا۔ ([16])

ازدواج مطہرات آپس میں بے تکلفی اور نیک نیتی سے رہا کرتی تھیں۔ ایک دوسرے کے نیک جذبات رکھتی تھیں۔ اس کی ایک مثال عائشہؓ کچھ یوں بیان کرتی ہیں: ""قال رسول الله صلى الله عليه و سلم أسرعكن لحاقا بي أطولكن يدا قالت فكن يتطاولن أيتهن أطول يدا قالت فكانت أطولنا يدا زينب لأنها كانت تعمل بيدها وتصدق"([17])

"تم میں سے مجھ سے پہلے وہ آکر ملے گی جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہو۔ یہ سنتا تھا کہ ہم آپس میں ہاتھ ناپنے لگیں، کہ کس کا ہاتھ سب سے لمبا ہے بعد میں معلوم ہوا کہ یہ سعادت زینبؓ کے حصے میں آئی۔ وہ اپنے کام خود کیا کرتی تھیں اور صدقہ و خیرات میں سب سے پیش پیش رہتی تھیں۔" ایک دوسرے سے ہاتھ کی لمبائی میں مقابلہ کے بے تکلفی اور قربت درکار ہے جو ان کے درمیان تھی۔

امہات المومنین اپنے علمی ذوق اور امت کی مائیں ہونے کی اس امتیازی خصوصیت سے سب کے ہاں باذوق اور باوقار سمجھی جاتی تھی۔ مشکل مسائل میں صحابہ کرامؓ ان کی طرف رجوع کرتے تھے۔ ایک مسئلہ درپیش ہوا تو علیؓ نے فرمایا: "فقال علیان أعلم الناس بهذا أزواج رسول الله صلى الله عليه و سلم" ([18]) "اس کے بارے میں مفید علم امہات المومنین کے پاس ہے"۔ علیؓ کی طرح عمرؓ اور ابوہریرہؓ نے کہا: "ازدواج مطہرات اس بارے میں بہتر معلومات دے سکتی ہیں"۔([19])

قرآن مجید کا مطالعہ کرنے والے صاف محسوس کر سکتے ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ کے سامنے امہات المومنین کی باہمی رقابت کا کوئی مسئلہ تھا ہی نہیں۔ کچھ امہات المومنینؓ تو دس سال سے ساتھ تھیں اور کچھ کم و بیش پانچ یا چھ سال تک لیکن اس طویل رفاقت کے دوران اگر معمولی نوک جھونک کے دو چار واقعات پیش آجائیں تو مناسب نہیں کہ انہیں پوری امہات المومنینؓ کی زندگی کا عنوان بنا لیا جائے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اصل میں امہات المومنین کی پوری زندگی کن احساسات، جذبات اور سرگرمیوں کے ساتھ گزر رہی تھی یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ امہات المومنینؓ نے جس قدر باہمی محبت و الفت کے ساتھ مل جل کر زندگی گزاری، اللہ کے رسول ﷺ کی رفاقت میں بھی اور ان کے بعد بھی، اس کی مثال نہیں۔

**فاطمہؓ کے لئے نبی کریم ﷺ کے خیالات احادیث کی روشنی میں:** جب گھر کے چراغ میں ہمیشہ دین داری اور اصول دین کا تیل جلتا ہو بھلا وہ ماحول ناخوشگوار کیسے ہو سکتا ہے۔ جہاں سوتن کے ساتھ اتنی خلوص و محبت ہو وہاں، آنحضرت ﷺ کے جگر کے ٹکڑے کے

ساتھ کیسا سلوک ہوتا ہو گا؟ جیسے وہ خود ارشاد کرتے ہیں: " حدثني أبو معمر إسماعيل بن إبراهيم الهذلي حدثنا سفيان عن عمرو عن ابن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة قال؛قال رسول الله صلى الله عليه و سلم إنما فاطمة بضعة مني يؤذيني ما آذاها"([20]) "مسور بن مخرمہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! فاطمہؓ میرا ٹکڑا ہے مجھے تکلیف دیتی ہے وہ چیز جس سے فاطمہؓ کو تکلیف ہو۔"

امام بخاری، صحیح بخاری میں لکھتے ہیں:حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي"[21] "رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے تکلیف دی"۔

آنحضرت ﷺ اپنی جگر گوشے کو اتنا احترام دیتے تھے کہ جب وہ تشریف لاتیں تو ان کے لئے کھڑے ہو جاتے ان کی مزاج پرسی فرماتے، ان کے حالات پوچھتے، ان سے محبت کا اظہار کرتے اور خوش آمدید کہتے۔ صحیح مسلم کی اس حدیث میں آنحضرت ﷺ کا فاطمہؓ کو خوش آمدید کہنے کا دل فریب منظر موجود ہے۔ ازواج مطہرات ساری موجود ہیں ان کے سامنے وہ اپنی لخت جگر کے ساتھ بات کرتے ہیں۔ امہات المومنینؓ یہ مناظر تقریباً دیکھتیں تھیں۔ اس لئے فاطمہؓ کو ناراض کر کے وہ اللہ کے نبی ﷺ کو کبھی ناراض نہیں کرنا چاہتیں تھیں۔

صحیح مسلم میں امام مسلم فاطمہؓ کے فضائل ذکر کرتے ہیں:"حدثنا أبو كامل الجحدري فضيل بن حسين حدثنا أبو عوانة عن فراس عن عامر عن مسروق عن عائشة قالت : كن أزواج النبي صلى الله عليه و سلم عنده لم يغادر منهن واحدة فأقبلت فاطمة تمشي ما تخطئ مشيتها من مشية رسول الله صلى الله عليه و سلم شيئا فلما رآها رحب بها فقال مرحبا بابنتي ثم أجلسها عن يمينه أو عن شماله۔۔۔الخ"([22]) ترجمہ:"سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی ساری ازواج مطہراتؓ آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں ان میں سے کوئی بھی زوجہ مطہرہ غیر حاضر نہیں تھی تو اسی دوران فاطمہؓ تشریف لائیں اور فاطمہؓ کا چلنے کا انداز رسول اللہ ﷺ کے چلنے کی طرح تھا تو جب آپ ﷺ نے فاطمہؓ کو دیکھا تو آپ نے ان کو کہا: خوش آمدید اے میری بیٹی! پھر آپ نے فاطمہؓ کو اپنی دائیں یا اپنی بائیں طرف بٹھالیا۔۔۔الخ "

امام ایک دوسری جگہ ذکر کرتے ہیں:"حدثنا عبدالله بن عبدالرحمن الدارمي أخبرنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرني علي بن حسين أن المسور بن مخرمة أخبره : أن علي بن أبي طالب خطب بنت أبي جهل وعنده فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه و سلم فلما سمعت بذلك فاطمة أتت النبي صلى الله عليه و سلم فقالت له إن قومك يتحدثون أنك لا تغضب لبناتك وهذا علي ناكحا ابنة أبي جهل ، قال المسور فقام النبي صلى الله عليه و سلم فسمعته حين تشهد ثم قال أما بعد فإني أنكحت أبا العاص ابن الربيع فحدثني فصدقني وإن فاطمة بنت محمد مضغة مني وأنما أكره أن يفتنوها وإنها والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو الله عند رجل واحد أبدا قال فترك علي الخطبة[23]" ترجمہ: "مسور بن مخرمہؓ خبر دیتے ہیں کہ علی بن ابی طالبؓ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا حالانکہ علیؓ کے پاس رسول اللہ کی بیٹی فاطمہؓ تھیں تو جب فاطمہؓ نے یہ بات سنی تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کرنے لگیں کہ آپ ﷺ کی قوم کے لوگ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ بیٹیوں کے لئے غصے میں نہیں آتے اور علیؓ ہیں جو کہ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ مسورؓ کہتے ہیں کہ

پھر نبی ﷺ کھڑے ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے سنا جس وقت کہ آپ ﷺ نے تشہد پڑھا پھر آپ نے فرمایا: اما بعد میں نے ابو العاص بن ربیعؓ[1] سے اپنی بیٹی زینب کا نکاح کر دیا اس نے جو بات مجھ سے بیان کی سچ بیان کی اور فاطمہؓ محمد (ﷺ) کی بیٹی میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور میں اس بات کو ناپسند سمجھتا ہوں کہ لوگ اس کے دین پر کوئی آفت لائیں اللہ کی قسم اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کی دشمن کی بیٹی کبھی ایک آدمی کے پاس اکٹھی نہ ہوں گی راوی کہتے ہیں کہ علیؓ نے تو نکاح کا ارادہ چھوڑ دیا"۔

**کونستان ورژیل کا نظریہ:** "حفصہؓ جب نبی کریم ﷺ کے گھر بیاہ کر آئیں تو اپنے ساتھ تین چیزیں لائیں: شعر، پڑھنا پڑھانا اور خوشخطی۔ عائشہؓ اور حفصہؓ کی آپس میں بہت محبت تھی، وہ اکثر ان کے پاس بیٹھ کر قرآن سنا کرتیں اور یا یہ کوشش کرتیں کے انہیں جیسی خوشخط ہو جاتی"(24)

**خالد لطیف گابا کی تحقیق:** "بنو مصطلق کی جنگ میں مسلمان چھ سو کے قریب قیدی بنا کر لائے تھے۔ن میں سب سے ممتاز خاتون جویریہؓ تھی جو ایک سردار کی بیٹی تھی۔ سردار کا نام حارث بن ضرار تھا۔ ان کو بھی گرفتار کر لیا گیا تھا۔ جب یہ فیصلہ ہوا کہ حارث بن ضرار اور ان کی بیٹی جویریہؓ مسلمان ہو جائیں گی تو اس خبر سے بنو مصطلق والوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ سردار کے مسلمان ہونے اور نبی کریم ﷺ کا جویریہؓ سے شادی کرنے پورا قبیلہ آزاد کر دیا گیا"۔(25)

**مارٹن لنگس (ابو بکر سراج) کے خیالات:** ابو بکر سراج لکھتے ہیں۔

"Their house was not very far from the mosque , but the Prophet ……would have liked his daughter to be still nearer to him…………to live as his neighbors"[26]

ترجمہ: "علیؓ اور فاطمہؓ کا گھر مسجد نبوی سے زیادہ دور نہیں تھا لیکن نبی ﷺ بیٹی کو اپنے آپ سے اور قریب رکھنا چاہتے تھے۔ اس لئے شادی کے کچھ ماہ بعد خزرج کے حارثہؓ جو آپ ﷺ کے رشتہ دار بھی تھے۔ میں نے سنا ہے کہ آپ ﷺ کی خواہش ہے کہ فاطمہؓ کو اپنے سے اور قریب کر لیں۔ یہ میرا گھر بنی نجار کے تمام گھروں کی بہ نسبت قریب ترین ہے یہ آپ ﷺ کا ہے۔ میں اور میرا سارا سازوز سامان اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے لئے ہے۔ آپ ﷺ میرے سازوسامان میں سے جو کچھ لے لیں مجھے وہ پسند ہے جو چھوڑ دیں وہ نہیں۔ نبی ﷺ نے انہیں برکت کی دعا دی اور ان کا ہدیہ قبول کر لیا۔ اور بیٹی اور داماد کو لے آئے کہ ہمسائیگی میں رہائش اختیار کریں"۔(27)

**نتائج:** مذکورہ بحث سے یہ نتائج سامنے آئے کہ آنحضرت ﷺ نے جتنی شادیاں کی ان کی وجوہات تھیں۔ آنحضرت ﷺ کی اکثر شادیاں پچپن (55) سے لے کر انسٹھ (59) سال تک کی عمر کے درمیان ہوئیں۔ جو شخص آنحضرت ﷺ کی بیویوں کی تعداد کو گن کر آپ کے کردار کے متعلق کوئی فیصلہ صادر کرتا ہے اور ایسا کرتے وقت وہ ان تمام حقائق کو نظر انداز کر دیتا ہے تو وہ بھلا ایک غیر جانبدار محقق کیسے ہو سکتا ہے۔

جو انسان 25 سال کی عمر تک زہد و تقویٰ کی اعلیٰ مثال دے اور اس کے بعد ایک معمر عورت کی رفاقت میں ایک طویل عرصہ گزارے۔ اس عرصے میں کوئی جذبہ نہ تو اسے غلط کام کی طرف متوجہ کر سکے اور نہ ہی وہ مزید خواتین سے نکاح کا خیال اپنے دل میں لائے،

---

[1]۔ ابو العاص ابن ربیع: آپ کا نام مقسم یا لقیط ہے آنحضرت ﷺ کے داماد ہیں، یعنی زینب بنت رسول اللہ ﷺ کے خاوند۔ طبری، جعفر بن جریر، تاریخ الامم و الملوک (تاریخ طبری)، الفیصل ناشران، لاہور، 1423ھ / 2003ء، ج2، ص182

کیا یہ بات ممکن ہے کہ جب اس شخص کی عمر پچپن سال ہو جائے تو یکا یک اس کے جنسی جذبات اٹد آئیں۔ اور اتنی تعداد کو نکاح میں شامل کرنے سے بھی مطمئن نہ ہو۔ اور یہ بھی ایک اہم امر ہے کہ کوئی انسان جوانی تو اس انتظار میں گزار دے اور پچپن سال کے بعد اسے خواہش پیدا ہو کہ بیٹے کی پیدائش کے لئے متعدد شادیاں کی جائیں؟ یہ سراسر ناانصافی ہے۔

آپ ﷺ نے یہ نکاح، 3 ہجری سے لے 7 ہجری تک کئے اور فاطمہؓ کا نکاح محرم 2ھ میں علیؓ سے ہوا تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مارگولیتھ کو وہم ہوا ہے۔ جس وقت فاطمہؓ کی شادی علیؓ سے ہو رہی تھی اس وقت آنحضرت ﷺ کے نکاح میں صرف دو بیویاں، سودہؓ اور عائشہؓ تھیں۔

جہاں تک امہات المومنین کا تعلق ہے تو یہ تو روز روشن کی طرح عیاں ہے وہ کس محبت اور خلوص سے زندگی گزارتیں تھیں، ان کے خوشگوار تعلقات پر مسلمان خواتین رشک کرتی ہیں۔ ان سے زندگی گزارنے کے گُر سیکھتیں ہیں۔ جب سوتن کے تعلقات سوتن کے ساتھ اتنے خوشگوار ہو تو فاطمہؓ، جگر گوشہ رسول ﷺ کے ساتھ بھلا کیسے ہوتے ہونگے! ان کی آنکھوں کے سامنے آنحضرت ﷺ ان سے پیار کرتے ہیں ان کے آنے پر احتراماً کھڑے ہو جایا کرتے ہیں، منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہیں کہ جس نے میرے جگر کے ٹکڑے کو ناراض کیا تو گویا اس نے مجھے ناراض کیا۔ امہات المومنین تو آنحضرت ﷺ کو خوش رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتیں تھیں، ایک دوسرے سے بازی جیتنے میں لگی رہتیں تھیں، تو بھلا ایسے کیسے ممکن تھا کہ فاطمہؓ کے لئے ماحول پر سکون نہ تھا۔ مارگولیتھ کا یہ اعتراض بے بنیاد ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

## حوالہ جات (References)


[1] ۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور 1405ھ/1985ء ج18، ص316۔317

Urdu Encyclopedia of Islam, University of Punjab, Lahore, 1985 18:316-317

[2] ۔ مارگولیتھ، ڈیوڈ سموئیل، محمد اینڈ دی رایز آف اسلام، G.P.Putnam son's New Yark 1905ء، ص282

D.S.Margoliouth, Muhammad and The Rise , G.P.Putnam Son's New York 1905,pg 282

[3] ۔ محمد بن سعد، طبقات ابن سعد، نفیس اکیڈمی کراچی، 1389ھ/1969ء، ج8، ص33

Muhammad bin saad , tabaqāt ibne saad, nafīs academy Karachi, 1389/1969, Vol 8, pg 33

[4] ۔ احمد، محمد بن حنبل، مسند امام احمد بن حنبلؒ، موسستہ الرسالہ، بیروت 1416ھ/1995ء، ج4، ص129، رقم 26512

Ahmad, Muhammad bin Hanbal, musnad imam Ahmad bin Hanbal, mussatu risālah beirut,1995, vol 4, pg 129, Hadith # 26512

[5] ۔ مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، دار احیاء التراث عربی، بیروت، ج2، ص1084، رقم 1462

Muslim bin hajjāj, aljāme asahih, darahya aturath al arabi, Beirut, vol 2, pg 1084, Hadith# 1462

[6] ۔ قادری، محمد اسماعیل، شرح النووی، فرید بک سٹال لاہور، 1428ھ/2008ء، ج10، ص47

Qadri, Muhammad, Ismaīl, sharha anavavi, farīd book , Lahore. 2008, vol 10, pg 47

[7] ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار ابن کثیر یمامہ، بیروت، 1987ء، ج4، ص1799، رقم 4515

Muhammad bin Ismāil Bukhāri, Aljamiaa al sahīh , dar abne kathīr yamāmah beruit, 1987, vol:4, pg799,Hadith #4515

[8] ۔ صحیح بخاری، ج3، ص158، رقم 2588

Sahīh Bukhāri, vol: 3 , pg 158, Hadith # 2588

[9]۔ صحیح بخاری، ج5، ص2317، رقم5928 Sahīh Bukhāri, vol: 5 , pg 2317, Hadith #5928

[10]۔ ابن ماجہ، ابو عبداللہ محمد بن یزید قزوینی، سنن ابن ماجہ، باب صید الحیتان، دار احیاء التراث عربی، بیروت، سطن، ج3ص353، رقم3218
Ibne mājah, abu al Abdullah Muhammad bin yazeed qazweni, sunnan Ibne majah, bab swehitan, dar ihyā aturāth al arabi, beirut, vol 3, pg 353, Hadith# 3218

[11]۔ مسند احمد بن حنبل، ج41، ص183، رقم24640 Musnad Ahmad bin Hanbal, vol: 41, pg 183, Hadith# 24640

[12]۔ صحیح بخاری، باب حدیث الافک، ج4، ص1517، رقم3910 Sahīh Bukhāri,chapter: Ifak vol: 4 , pg 1517, Hadith #3910

[13]۔ صحیح مسلم، ج4، ص1891، باب فضائل عائشہ، رقم2442
Sahīh muslim ,Chapter: fazaile Ayeshah, vol: 4, pg 1084, Hadith# 1462

[14]۔ سنن ابو داؤد، باب فی بیع المکاتیب، دار الفکر، بیروت، ج2، ص415، رقم3931
Sunan abu dawd, Chapter: Fi bee' almakātīb , Dar ul Fikar, beeruth, vol: 2, pg 415, Hadith # 3931

[15]۔ صحیح مسلم، ج2، ص1085، رقم1463 Sahīh muslim , vol:2 , pg 1085, Hadith# 1463

[16]۔ محمد بن سعد، ج4، ص84 Muhammad bin saad, vol: 4, pg 84

[17]۔ صحیح مسلم، باب فضائل زینب، ج4، ص1907، رقم2452
Sahīh muslim ,Chapter: fazāile zainab, vol: 4, pg 1907, Hadith# 2452

[18]۔ مسند احمد بن حنبل، ج5، ص115، رقم21134 Musnad Ahmad bin Hanbal, vol: 5, pg 115, Hadith# 21134

[19]۔ ایضاً Ibid

[20]۔ صحیح مسلم، باب فضائل فاطمہ، ج4، ص1902، رقم2449
Sahīh muslim ,Chapter: fazāele Fātimah, vol: 4, pg 1902, Hadith# 2449

[21]۔ صحیح بخاری، باب انتظر حتیٰ تدفن، ج5، 21، رقم3714 Sahīh Bukhari,chapter: intazar Hatta tadfen vol: 5 , Hadith #3714

[22]۔ صحیح مسلم، باب فضائل فاطمہ، ج4، ص2450 Sahīh muslim ,Chapter: fazāile Fātimah, vol: 4, p 2450

[23]۔ صحیح مسلم، باب فضائل فاطمہ، ج4، ص1902، رقم2449
Sahīh muslim ,Chapter: fazaile Fatima, vol: 4, pg 1902, Hadith# 2449

[24]۔ جارج، کونستان ویر ثل، پیغمبر اسلام ﷺ، صبح روشن، لاہور، 1435ھ / 2014ء، ص349
Garge , konstain vershel, Prophet of Islam, subeh Roshan Lahore, 1435/2014, pg 349

[25]۔ کے ایل گابا، پیغمبر صحرا ﷺ، الفیصل تاجران کتب، لاہور، 2007ء، ص79
K.L.Gabb, Prophet of dessert, al Faisal Tajheran, Lahore, 2007, pg 79

[26]-Muhammad his life based on the earliest sources, Martin lings ,Inner Traditions, 2006, pg169

[27]۔ مارٹن لنگس ( ابو بکر سراج )، حیات سرور کائنات ﷺ، ملت پبلیکیشنز، لاہور، 1433ھ /2012ء، ص374
Martin lings,(abu bakar serāj) hayāt e sarwar e Kaināt Millat Publications, Lahore, 2012 A.D ,pg:374